رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

تار کا پتہ:۔ الفضل قادیان

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

جلد ۲۴ | مورخہ ۷ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۷۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قادیان میں بار بار آنے کی تاکید

"ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں۔ اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر تو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مگر اس کی پروا کچھ نہیں کرتے یاد رکھو۔ قبریں آوازیں دے رہی ہیں۔ اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا۔ پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے۔ اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں۔ ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بڑھ کر بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے۔ جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے۔ اور ان باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے۔ نہیں سنتے اور نہیں دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے۔ انہوں نے قدر نہیں کی۔" "اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو۔ اور خدا پر ایمان لاتے ہو۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کونوا مع الصادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔" (الحکم ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے کا درد اور نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔ حرارت بھی ہوتی ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جگر اور معدے کے درد کی شکایت ہے۔

صاحبزادہ حفیظ احمد کو تا حال تیز بخار ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی آج سے زنانہ جلسہ گاہ میں صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک پریڈ شروع ہوئی۔ آج چالیس کے قریب حاضری تھی۔

آج ۹ بجے شب مسجد نور میں مقامی نیشنل لیگ کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ و جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان نے تقریریں کیں (مفصل آئندہ)

اخبار احمدیہ

احمدیہ ہوسٹل لاہور

احمدیہ ہوسٹل لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء سے کھل جائے گا۔ طلباء ہوسٹل میں داخلہ کے لئے درخواستیں سپرنٹنڈنٹ صاحب کو بھجوا دیں۔ الاٹمنٹ سیٹ ہوسٹل کھلنے کے ایک ہفتہ بعد ہوگی۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سائیکل پر تبلیغی سفر

حاجی نور احمد صاحب ملتانی لودھراں ضلع ملتان سے تبلیغ کی غرض سے سائیکل پر روانہ ہوئے۔ اور راستہ میں چار دن مختلف مقامات پر تبلیغ کرتے ہوئے ۲۲ ستمبر قادیان پہونچے۔

الفضل کے اجراء کی درخواست

بڈھانوں تحصیل راجوری میں احمدیوں کے آٹھ نو گھر ہیں۔ جو بہت غریب ہیں۔ اور اخبار الفضل کے مطالعہ کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ جماعت درخواست کرتی ہے۔ کہ کوئی صاحب استطاعت دوست مندرجہ ذیل پتہ پر اخبار الفضل بطور صدقہ جاریہ جاری فرمائیں۔ (خاکسار عطاء اللہ احمدی بڈھانوں تحصیل راجوری)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ڈاکٹر عطر الدین صاحب لبنی کے ہاں ۱۴ ستمبر لڑکی تولد ہوئی۔ لیکن زچہ سخت تکلیف کی حالت میں ہے۔ احباب درد دل سے زچہ اور بچہ دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد سعید سلیم قادیان)

۲۔ میرے والد ملک نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین۔ قادیان (۳) برادرم ضیاء الحق خان صاحب کے لڑکے کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ عزیز موصوف عرصہ سے بیمار ہے۔ خاکسار فیض الحق خان فیض اللہ چک (۴) عبدالمنان صاحب مہاجر دہلوی تحریک جدید کے مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت نکلے ہیں۔ آجکل وہ کلکتہ میں بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ انچارج تحریک جدید قادیان (۵) خیر البشر محمود احمد پاکپٹن عرصہ دراز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ سید محمد منعم مولوی فاضل قادیان (۶) احباب سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ اس عاجز کے کاروبار کی ترقی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز چند ایک مشکلات در پیش ہیں۔ ان میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار رحمت اللہ خان قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ (۷) میری لڑکی امۃ الحمید تا حال بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں خاکسار محمد عبد اللہ پسرور (۸) عزیز حمید تین ماہ سے سخت بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد علی خان اشرف بیرم پور (۹) محمود احمد۔ بی۔ اے سٹوڈنٹ ۵ اگست سے مسلسل بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ عبد الغنی خانیوال ضلع ملتان (۱۰) مجھ پر ایک شخص نے دعویٰ فوجداری دائر کیا ہوا ہے۔ جس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ احباب میری بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مظفر احمد ہارون آباد

ولادت

۱۔ میری دوسری لڑکی جس کی پیدائش ۵-۶ ستمبر کی درمیانی شب کو ہوئی۔ اس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشیدہ بیگم رکھا ہے احباب مولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان (۲) مورخہ ۲۹ اگست خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود کا نام عطاء اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عنایت اللہ منڈی مریدکے (۳) ۷ ستمبر میرے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا تولد فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود کا نام رشید احمد تجویز فرمایا۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ بچہ کو خادم دین بنائے خاکسار بشیر احمد کھتی۔ قادیان (۴) میری ہمشیرہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ بچہ کا نام محمد اقبال رکھا گیا ہے۔ (خاکسار ملک غلام عباس۔ قادیان)

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کا دوسرا اجلاس

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوگا

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کا یہ اجلاس ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو بعد نماز جمعہ شروع ہو کر ۲۵ اکتوبر کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مجلس مشاورت کے اجلاس منعقدہ اپریل گذشتہ میں جو اعلان حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ اس کے مطابق تمام وہی نمائندے اس اجلاس میں شریک ہونگے۔ جو سابقہ اجلاس میں شامل ہوئے تھے۔ نمائندگان مندرجہ ذیل تین سوالات کے جوابات دینے کے لئے تیار ہو کر تشریف لائیں:

۱۔ آیا ان کی جماعتوں کے بقائے صاف ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں ہوئے تو کیوں؟

۲۔ آیا ان کی جماعتوں نے چندے باقاعدہ ادا کئے ہیں۔ اگر نہیں کئے تو کیوں؟

۳۔ بقایوں کے صاف کرنے اور جماعتوں میں چندوں کے متعلق باقاعدگی پیدا کرنے میں انہیں کیا دقتیں پیش آئیں۔

۴۔ جماعت جس مالی تنگی کے دور سے گزر رہی ہے۔ اس کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں ضروری ہے۔ کہ جماعتیں اعلان ہذا کی تاریخ سے ایک ہفتہ تک اپنے نمائندگان کی فہرستیں دفتر ہذا میں بھیج دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

نفع پر روپیہ لگانے کے لئے

خاص طور پر قابل اعتماد موقعہ

احباب اس وقت ایک نفع مند تجارت پر روپیہ لگا رہے ہیں۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ کی اراضیات سندھ کے مزارعین کی کپاس خرید کر بیچنے کی تجارت۔ اس کے واسطے ابھی اور روپیہ لگانے کی گنجائش ہے۔ جو دوست اس تجارت میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ حسب اعلان ناظم صاحب جائداد امپریل بنک آف انڈیا میرپور خاص میں صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں روپیہ جمع کریں۔ اور ناظم صاحب موصوف کو بھی اطلاع کر دیں اس تجارت کی کچھ تفصیل ناظم صاحب جائداد نے اخبار الفضل میں شائع کی ہے۔ مزید حالات انہیں سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن جس کام کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ وہ خود صدر انجمن احمدیہ کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ بعض اہم تبلیغی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ اپنی جائداد رہن رکھ کر قرض لینا چاہتی ہے۔ اس قرض کے عوض میں ایسی جائداد رہن رکھی جائے گی۔ جس کا کرایہ مناسب مقدار میں ملتا رہے۔ روپیہ کی واپسی کے لئے بھی حتی الوسع روپیہ دینے والے کی سہولت کے مطابق فیصلہ ہو سکتا ہے۔ غرض اس روپیہ کے محفوظ رہنے اور مناسب منافع ملنے کا یہ ایک نہایت اچھا موقعہ ہے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہیں وہ حتی الوسع جلد اطلاع دیں۔ سر دست اس تبلیغی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ... روپیہ کی ضرورت ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ رجب ۱۳۵۵ھ

خلیفۃ المسلمین بنانے کی تجویز

نیرنگیٔ قدرت دیکھیئے۔ کہ وہی انسان جس نے آج سے چند سال قبل "خلافتِ ترکی" کو ترکوں کی تباہی اور بربادی کا باعث قرار دے کر حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا تھا۔ جس نے نام نہاد "خلیفۃ المسلمین" کو مملکتِ ترکی کے لئے طوقِ مصیبت سمجھ کر اتنا بھی گوارا نہ کیا تھا۔ کہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام اپنے ملک کے کسی گوشۂ تنہائی میں گزار لے۔ بلکہ اسے نہایت ہی عبرتناک حالت میں ملک بدر کر دیا تھا اس کے املاک اور اس کی جائداد پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور نہ "خلیفہ" یا "خلافت" کے الفاظ تک سُننے کا روادار نہ تھا۔ اس کے متعلق یہ تجویز ہو رہی ہے۔ کہ اسے "خلیفۃ المسلمین" بنا دیا جائے۔ چنانچہ ہندوستان کے اخبارات میں ترکی اخبارات کے حوالہ سے لکھا جا رہا ہے۔ کہ اسلامی حکومتوں کی جو کانفرنس ایران میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں ایک تجویز یہ بھی پیش کی جائے گی۔ کہ ترکی میں دوبارہ خلافتِ اسلامیہ کا احیاء کیا جائے۔ اور مصطفےٰ کمال پاشا کو "خلیفۃ المسلمین" منتخب کیا جائے۔

معلوم نہیں مصطفےٰ کمال پاشا کا اس بارے میں اپنا کیا خیال اور کیا منشا ہے۔ اور جس "خلافت" کو انہوں نے اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے باعثِ ذلت سمجھ کر ملیامیٹ کیا تھا۔ اور جس کا نام و نشان مٹائے بغیر انہیں چین نہ آیا تھا۔ اسے اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے کیونکر تیار ہو سکیں گے۔ پھر ان کے ہاتھوں "خلیفۃ المسلمین" اور ان کے خاندان کا جو دردناک انجام ہوا اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے وہ کس طرح یہ استروں کی مالا اپنے گلے میں ڈالنے کے لئے تیار ہو سکیں گے۔ لیکن اس تحریک سے اتنا تو ظاہر ہے۔ کہ مسلمان بڑی سختی کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ان کا کوئی ایسا راہ نما ہو۔ جس کے پیچھے وہ چل سکیں۔ جو انہیں ایک مرکز پر جمع کر سکے۔ اور جو مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے جبل کا کام دے سکے۔ دینی اصلاح کے پہلو کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو خلافت ترکی چونکہ مذکورہ بالا اغراض میں سے بھی کوئی غرض پوری نہ کرتی تھی۔ اس لئے اس کے مٹ جانے پر کسی کو کچھ بھی نقصان محسوس نہ ہوا۔ بلکہ اہل ترکی تو کئی پابندیوں سے آزاد ہو جانے کی وجہ سے بہت خوش ہوئے۔ لیکن اب جبکہ اس خلافت اور اس کے ناگوار نتائج کے ختم ہونے پر ایک عرصہ گزر چکا ہے۔ تو یہ خیال کر کے کہ اب نئے سرے سے جسے "خلیفۃ المسلمین" بنایا جانا ممکن ہے۔ وہ کچھ مفید ثابت ہو سکے۔ یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ کوئی "خلیفۃ المسلمین" ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ مسلمان حکمرانوں میں سے زیادہ اثر اور رسوخ مصطفےٰ کمال پاشا کو حاصل ہے۔ اس لئے قرعہ انہی کے نام پڑ رہا ہے۔

اگر ایران میں اسلامی حکومتوں کی کوئی کانفرنس منعقد ہو۔ جس میں مصطفےٰ کمال پاشا کو "خلیفۃ المسلمین" بنانے کی تجویز پیش ہو کر پاس ہو جائے۔ اور مصطفےٰ کمال پاشا "خلیفۃ المسلمین" بننا منظور بھی کر لیں۔ تو بھی ممکن نہیں۔ کہ اس سے وہ نتائج مترتب ہو سکیں۔ جو مسلمان چاہتے ہیں۔ اور جن کی اس وقت مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ تمام اسلامی ممالک کے علماء مذہبی امور میں مصطفےٰ کمال پاشا کا فیصلہ قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور جو کچھ وہ کہیں۔ اس پر عمل کرنا ضروری سمجھیں۔ دیگر ممالک کے علماء تو الگ رہے حکومتِ ترکیہ میں بسنے والے علماء کو بھی جبر اور تشدد کے ذریعہ ہی سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ اور آئندہ بھی اسی طرح ان کو مجبور کیا جا سکتا ہے۔

ان حالات میں کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا کے "خلیفۃ المسلمین" کہلانے پر تمام اسلامی ممالک کے علماء اور دوسرے لوگوں کے قلوب میں کوئی ایسا تغیر رونما ہو جائے گا۔ کہ وہ ہر دینی معاملہ میں ان کو حکم و عدل تسلیم کر لیں گے۔ باقی رہے سیاسی معاملات۔ ان میں ممکن ہی نہیں۔ کہ ترکی کا حکمران خواہ اسے "خلیفۃ المسلمین" ہی کیوں نہ کہا جائے۔ کسی قسم کا دخل دے سکے۔ اور اس کی مداخلت گوارا کی جا سکے۔ اس لحاظ سے بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسا "خلیفۃ المسلمین" مسلمانانِ عالم کے کس کام آ سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی زندگی کے ہر پہلو میں خواہ وہ دینی ہو۔ یا دنیوی اس قدر انشقاق اور افتراق پیدا ہو چکا ہے۔ کہ وہ اس وقت تک دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ ہی اس کے دور کرنے کا سامان نہ کرے۔ اور وہ سامان اس کی سنت قدیمہ کے ماتحت یہی ہے۔ کہ وہ لوگوں کی راہ نمائی کے لئے خود کسی انسان کو نامزد کرے اور اسے حکم و عدل بنا کر بھیجے۔ تاکہ لوگ اس کے فیصلوں کو شرح صدر سے قبول کر کے دینی اور دنیوی ترقیات حاصل کریں اور آپس میں اس طرح متحد ہو جائیں کہ بنیانٌ مرصوص کہلا سکیں۔

چونکہ مسلمانوں پر ایسا وقت آنے والا تھا۔ کہ انہیں ایک ایسے ہادی۔ اور راہ نما کی ضرورت لاحق ہونے والی تھی۔ اس لئے مخبر صادق محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک حکم و عدل نازل ہونے کی خوشخبری مسلمانوں کو دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایسی علامات بھی بتا دیں۔ جن کے ذریعہ اس کی بعثت کے زمانہ کو پہچانا جا سکے۔ اب مسلمان یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہیں ایک ہادی۔ اور ایک راہ نما کی ضرورت ہے یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ وہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم و عدل کے آنے کے متعلق بیان فرمائی تھیں۔ لیکن اس زمانہ میں جس انسان نے خدا تعالےٰ کا فرستادہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ جس نے اپنی صداقت کے روزِ روشن کی طرح چمکتے ہوئے نشانات دکھائے۔ جس کی تائید زمین اور آسمان نے کی۔ اس کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہوتے۔ اور اس لئے نہیں ہوتے۔ کہ اپنے بے جا قیاسات اور اپنی نامعقول خواہشات کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ اور ادھر سے مونہہ موڑ کر چاہتے ہیں۔ کہ اپنی پسند کا خود کوئی "خلیفۃ المسلمین" بنا لیں۔

ظاہر ہے۔ کہ جن لوگوں کی اپنی حالت ہر پہلو سے محتاجِ اصلاح ہو۔ ان کا بنایا ہوا خلیفہ کس کام کا ہو سکتا ہے۔

امیر غیر مبایعین سے ایک سوال

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات پر محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی نے ایک نظم لکھی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سُنائی گئی اور حضور کی اجازت سے مولوی صاحب مرحوم کی قبر کے سرہانے لکھی گئی۔ اور سلسلہ کے اخباروں میں چھاپی گئی اور شائع کی گئی۔ اس نظم کا ایک شعر یہ تھا۔

مسیحا کو جو مانے اُس کو وہ مومن سمجھتا تھا۔
مسیحائی کا مُنکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

اس شعر میں غیر احمدی منکرانِ مسیح موعود کو کافر کہا گیا تھا۔ کیا اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال اصحاب نے اس پر کوئی اعتراض کیا۔ اور سلسلہ کے اخباروں میں اس کی تردید کرائی۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بطور شکایت یہ معاملہ پیش کیا۔ کہ حضرت احمدؑ کے منکروں کو اخباراتِ سلسلہ میں ناحق اور ناجائز طور پر کافر قرار دیا گیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان

چندہ تحریک جدید سال دوم کی ۳۳ فیصدی سے زائد بقایا دار جماعتوں کی فہرست

مندرجہ ذیل جماعتیں وہ ہیں۔ کہ جن کے بقائے چندہ تحریک جدید کے متعلق ۳۳ فیصدی سے زائد ہیں۔ حالانکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ میں ان کا نام شائع کرتے ہوئے وہاں کی جماعتوں کے نمائندوں کو جو مجلس شوریٰ میں شامل ہوتے تھے اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ وہ جلد اس کمی کو پورا کرنیکی فکر کرینگے۔ انکے علاوہ میں جماعت کے ہر مخلص کو جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ رکھتا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ذاتی کام میں حرج کرکے بھی بقایوں کے پورا کرنیکی طرف توجہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ والسلام

(خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی) ۱۷/۹/۳۶

نام جماعت	وعدہ	وصول شدہ	بقایا
سیالکوٹ شہر	۱۷۶۰	۹۵۰	۸۱۰
بدوملہی	۲۶۱	۵	۲۵۶
ڈسکہ	۱۴۸	۱۳	۱۳۵
میانوالی خانانوالی	۱۰۶	۰	۱۰۶
عبدی پورہ	۹۰	۰	۹۰
بھکو بھٹی	۲۵	۱۵	۱۰
بھاگووال	۳۲	۱۶	۱۶
گھٹیالیاں	۶۹	۰	۶۹
داعیہ والہ رعیہ	۱۵	۵	۱۰
بن باجوہ	۷۰	۱۰	۶۰
اورا بھاکو بھٹی	۴۵	۲۵	۲۰
درگانوالی	۳۱	۰	۳۱
قلعہ صوبا سنگھ	۹۰	۰	۹۰
داتہ زیدکا	۹۴	۲۱	۷۳
ہیڈ مرالہ	۱۴۵	۲۰	۱۲۵
لاہور	۴۳۲۹	۲۳۷۸	۱۹۵۱
شیخوپورہ	۱۶۴	۶۷	۹۷
ننکانہ صاحب	۱۹۲	۶۲	۱۳۰
سید والہ	۷۱	۱۱	۶۰
شاہ مسکین	۱۶۱	۷۳	۸۸
لائل پور	۸۳۳	۳۶۵	۴۶۸
چک ۱۹۰	۲۴	۱۲	۱۲
امرتسر شہر	۷۷۹	۴۹۰	۲۸۸
فیروزپور شہر	۸۲۱	۴۴۰	۳۸۱
قصور	۸۷۵	۶۴	۸۱۱
موگا	۶۳	۳۰	۳۳
زیرہ	۷۷	۳۸	۳۹
پشاور	۲۰۷۵	۸۳۶	۱۲۳۹
ٹوپی	۱۱۲	۶۴	۴۸
مانسہرہ	۹۵	۲۹	۶۶
گوجرانوالہ معہ بجنہ	۳۴۵	۱۷۷	۱۶۸
اکال گڑھ	۵۸	۱۵	۴۳
مانگٹ اونچے	۳۵	۰	۳۵
پیرکوٹ	۵۷	۱۱	۴۶
پریم کوٹ	۶۴	۵	۵۹
تلونڈی کھجوروالی	۲۵	۰	۲۵
سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	۲۹۵	۱۵۰	۱۴۵
کاٹھ گڑھ 〃	۸۵	۷	۷۸
پھمیاں 〃	۳۵	۵	۳۰
بنگہ ضلع جالندھر	۱۰۶	۳۸	۶۸
جالندھر شہر	۷۶	۱۹	۵۷
〃 چھاؤنی	۶۰	۱۷	۴۳
لنگیری ضلع جالندھر	۸۳	۲۸	۵۵
کریم پور 〃	۲۵	۱۰	۱۵
بیرسیاں 〃	۲۰		۲۰
لدھیانہ	۳۵۵	۱۵۹	۱۹۶
غوث گڑھ ماچھی واڑہ	۹۰	۲۰	۷۰
سرینگر کشمیر	۷۵	۳۱	۴۴
پٹیالہ	۱۷۰	۱۰۰	۷۰
مالیرکوٹلہ	۴۹	۶	۴۳
غان پور	۴۰	۱۵	۲۵
کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات	۳۲۷	۷۵	۲۵۲
گولیکی ضلع گجرات	۵۶	۱۱	۴۵
ہتیال 〃	۱۳۶	۵۹	۷۷
جسوکے 〃	۳۷	۱۳	۲۴
کنجاہ 〃	۱۱۹	۴۰	۷۹
شادی وال 〃	۴۹	۷	۲
فتح پور 〃	۲۹	۶	۳
احمدی پور ضلع جہلم	۶۸	۳۴	۰۴
لکھنؤ	۴۹۱	۱۲۹	۳۶۲
میرٹھ	۳۶۲	۱۵۱	۲۱
بریلی	۱۲۹	۰۶	۱۲
سہارن پور	۱۴۷	۶۸	۷۹
بھاگلپور	۴۵۵	۲۸۷	۱۶۸
مونگھیر	۱۴۴	۳۶	۱۰۸
مظفرپور	۲۳۶	۱۵۷	۷۹
بلب گڑھ	۳۵	۰	۳۵
بٹالہ ضلع گورداسپور	۲۰۷	۱۰۸	۹۹
الھڑوال 〃	۱۰۳	۱۱	۹۲
طالب پور بھنگواں 〃	۲۸۶	۳۰	۲۵۶
دھرمکوٹ بگہ 〃	۱۰۶	۲۱	۸۵
تیجہ کلاں 〃	۱۶	۰	۱۶
ڈیرہ نانک 〃	۲۲	۰	۲۲
سارچور 〃	۳۵	۱۰	۲۵
گلانوالی 〃	۳۰	۰	۳۰
تلونڈی جھنگلاں 〃	۶۲	۱۵	۴۷
لودی ننگل 〃	۴۹	۵	۴۴
کارکنان تحریک جدید معہ بورڈران	۴۲۵	۱۵۸	۲۶۷
محلہ دارالرحمت قادیان	۱۰۲۴	۶۰۶	۴۱۸
〃 دارالعلوم	۲۷۸	۱۰۳	۱۷۵
حلقہ مسجد اقصےٰ 〃	۱۱۵	۱۴	۱۰۱
〃 ریتی چھلہ	۲۰۸	۶۹	۱۳۹
〃 قادرآباد	۹۳	۲۰	۷۳
〃 احمدآباد	۱۶	۰	۱۶
حیدرآباد سندھ	۱۵۲	۱۵	۱۳۷
چک ۲۴ رادتیانی 〃	۵۴	۲۰	۳۴
چانگ 〃	۸۰	۷	۷۳
کمال ڈیرہ 〃	۴۲	۸	۳۴
مظفرگڑھ	۸۱	۱۶	۶۵
خان پور بہاولپور	۵۴	۲۲	۳۲
چک ۱۶۷ مراد 〃	۳۸۰	۱۹۶	۱۸۴
چک ۳۲ احمدیانوالہ ضلع منٹگمری	۲۲۰	۹۲	۱۲۸
چک ۵۵ 〃	۱۱۶	۴۱	۷۵
اوکاڑہ 〃	۷۴	۱۲	۶۲
عارف والہ 〃	۱۶۷	۹۳	۷۴
چک ۹۸ سرگودھا	۶۰	۰	۶۰
چک ۳۳ 〃	۲۷	۰	۲۷
چک ۴۶ 〃	۱۱۵	۴۲	۷۳
چک ۱۱۶ 〃	۸۰	۳۵	۴۵
چک ۳۷ 〃	۳۹	۲۲	۱۷
بھیرہ	۱۶۲	۹۷	۶۵
ادرحمہ	۱۴۸	۶۳	۸۵

امیدواران مبلغین کلاس کو اطلاع

امیدواران مبلغین کلاس جامعہ احمدیہ قادیان کے انٹرویو کے وقت جملہ امیدوار حاضر نہیں ہوسکے تھے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ ایسے امیدواران کا انٹرویو ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہو۔ اس لئے اب اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ انٹرویو ۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء کو بوقت دس بجے صبح [illegible] امیدواران وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں [illegible] (ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان)

ذکر و فکر

ڈاکٹر امبیدکار سے عقل اور انسانیت کے نام پر ایک اپیل

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن کے قلم سے)

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر امبیدکار صاحب ! تسلیم

آپ کے اور آپ کی قوم کے لوگوں کے متعلق کچھ مدت سے یہ افواہیں اڑ رہی ہیں کہ وہ مذہب تبدیل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں کیونکہ ان کو ہندو مذہب میں کوئی ترقی کوئی مساوات کوئی فائدہ ملتا نظر نہیں آتا۔

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ یہ فیصلہ آپ کی قوم کا بہت مفید اور خوشکن فیصلہ ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے آپ ان آہنی زنجیروں اور فولادی طوق و سلاسل سے نجات نہیں پا سکتے۔ جو پانچ ہزار سال سے ہندو قوم اور ہندو مذہب نے آپ کی گردنوں اور ہاتھوں پیروں میں ڈال رکھے ہیں۔ پس آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اب بغیر اس قوم سے نکل جانے کے اور کوئی صورت ذلت اور ہلاکت سے بچنے کی نہیں۔ مگر ابھی تک سنا ہے کہ آپ نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کونسا مذہب ہے جسے اختیار کیا جائے کبھی افواہ اڑتی ہے کہ آپ بدھ ہو جائینگے کبھی سکھ۔ کبھی عیسائی اور کبھی مسلمان۔ اس لئے میرے دل میں خیال آیا۔ کہ میں بھی اپنی رائے اس معاملہ میں پیش کر کے آپ کو نیک صلاح دوں۔ تا اگر آپ کو میرا مشورہ پسند آ جائے۔ تو میرے لئے موجب نیکی اور ثواب ہو۔

ڈاکٹر صاحب۔ مذہب ایک بڑی دقیق چیز ہے۔ اور آپ یا آپ جیسے چند ہریجن جو تعلیم یافتہ عقل مند اور جہاندیدہ ہیں بیشک اسے سمجھ سکتے ہیں۔ مگر عوام الناس ہریجن اس قابل نہیں۔ کہ ان کو ان کی موجودہ حالت میں مذہب کے اصلی فوائد اور اعلےٰ مقاصد سمجھائے جا سکیں۔ اس لئے میں اس خط میں فی الحال اپنے تئیں اس دائرہ میں محدود رکھوں گا کہ آپ صاحبان کے لئے دنیاوی فوائد کے لحاظ سے بھی مسلمانوں کے ساتھ ہی مل جانا اور مذہب اسلام اختیار کر لینا ضروری ہے۔ علاوہ مسلمانوں کے اس وقت چار مذہب ہیں جن کی طرف آپ رجوع کر سکتے ہیں۔

(۱) پارسی (۲) بدھ (۳) سکھ (۴) عیسائی

پارسی۔ یہ ایک بہت چھوٹی سی کمیونٹی ہے اور آپ کو کسی صورت میں اپنے ساتھ ملانے کو تیار نہیں ہو سکتی۔ ان کو ہندوستان میں بجائے مذہب والا کہنے کے ایک قوم کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اور وہ آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ آپکو ہندوؤں کی طرح دور دور رکھیں گے۔ نہ آپ کو اپنے اندر لے سکیں گے۔ نہ آپکو مساوی حقوق دے سکیں گے

بدھ۔ یہ بھی بہت چھوٹی سی مذہبی کمیونٹی ہے۔ جن کا کوئی رسوخ کوئی اقتدار کوئی اثر اس ملک میں نہیں ہے۔ بدھ بننا آپ کو ہریجن رہنے سے بھی زیادہ مہنگا پڑے گا۔ سوائے اس کے کہ جاپان یا چین اپنی کونسلوں میں آپ کو منتخب کر لیں۔ یا اپنے ملکوں میں کوئی خاص رعائتیں دے دیں۔ ورنہ ہندوستان میں معاملہ بالکل صفر ہے ؎

سکھ۔ بڑے زور سے یہ اعلانات ہو رہے ہیں۔ کہ آپ سکھ ہونا پسند کرتے ہیں۔ اور آخر سکھ ہو جائیں گے۔ مگر میں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ کہ آپ کو سکھ بننے سے کوئی فائدہ نہیں مل سکتا۔ سکھ عملی طور پر ہندو ہی ہیں۔ آپ پنجاب کے سکھ ہریجنوں یا مذہبی سکھوں سے اس بات کو دریافت فرما سکتے ہیں۔ کہ آیا ان کو سکھ بن کر کوئی فائدہ ہوا۔ وہ اسی طرح کنوؤں کے پانیوں سے محروم ہیں۔ جس طرح اور چوڑھے چمار ان سے اسی طرح چھوت چھات کی جاتی ہے۔ جس طرح دیگر چہتروں اور بھنگیوں سے۔ غرض وہ بالکل انہی عذابوں میں گرفتار ہیں۔ جس طرح دوسرے ہریجن گرفتار نظر آتے ہیں سکھ بن جانا گویا ہندوؤں میں ہی رہنا ہے۔ صرف ذرا بال لمبے ہو جائیں گے۔ اور کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ سکھوں اور ہندوؤں کے آپس میں رشتے ناطے اور کنبہ داری خورونوش اور بیٹی روٹی کے تعلقات قائم ہیں۔ اگر کسی پُرجوش خالصہ یا اکالی نے آپ کے کسی ہریجن کے ساتھ ملکر دربار صاحب میں پوری کچوری کھا بھی لی۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کہ اپنے گھر پر وہ ایسا مساوات کا مظاہرہ کر سکے۔ وہاں اس کی عورت۔ اس کی ماں اس کی بہن اس کے اور رشتہ دار سب سکندری کی طرح کھڑے ہو جائیں گے۔ اور یہ ناممکن ہو گا۔ کہ وہ سکھ بنا ہوا ہریجن کوئی سوشل تعلقات بحیثیت قوم کے کسی سکھ برادری سے قائم کر سکے ؎

اس کے سوا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو سات کروڑ ہیں۔ اور سکھ چالیس لاکھ اور وہ بھی سب پنجاب میں۔ وہ سات کروڑ ہریجنوں کو کس طرح اپنے اندر کھپا سکتے ہیں۔ اور سوائے پنجاب کے۔ یوپی ممالک متوسط۔ بمبئی۔ بہار۔ بنگال۔ مدراس۔ اڑیسہ اور دکن میں وہ ہریجنوں کو سکھ کس طرح بنا سکتے ہیں۔ اور کس طرح سکھ ازم کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ مثلاً مدراس کے ۲ کروڑ ہریجن سکھ بننے لگیں۔ اور وہاں سارے صوبہ میں کل تین سکھ ہوں۔ تو ان کو کس طرح سکھ مذہب میں داخل کیا جائے گا۔ اور کس طرح سکھ معاشرت سکھائی جائیگی اور کس طرح سکھ تہذیب کا ان پر اثر ڈالا جائے گا۔ اور کس طرح گورمکھی ان کے بچوں کو سکھائی پڑھائی جائے گی۔ اور کتنے لیڈر ان کی تنظیم کے لئے وہاں جائیں گے۔ اور کس طرح پولٹیکل معاملات میں ان کی راہنمائی کی جائے گی۔ غرض یہ ایک کھیل ہو گا۔ اگر پنجاب کے باہر کوئی قوم سکھ بننا چاہے ؎

پھر کیا اونچ ذات کے ہندو جو مدراس میں ہیں فوراً اخبار میں یہ پڑھ کر کہ یہ قوم سکھ بن گئی ہے۔ فوراً اپنے کنوئیں اپنے مدرسے اپنی سڑکیں اپنے مندر اور اپنے گھر ان کے لئے کھول دیں گے۔ کہ سنا ہے آپ سکھ ہو گئے ہیں۔ آپ پرسے ہم نے سب روکیں اٹھا دی ہیں۔ اور اب آج سے آپ ہمارے برہمنوں کے ہم پلہ اور ہمارے بھائی بن گئے ہیں۔

کیا اے ڈاکٹر صاحب آپ ایک منٹ کے لئے بھی ایسا خیال کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو سکھ ہونے کا ارادہ کرنا محض فضول بات ہے یا نہیں۔ جب خود آپ کی اتنی کثرت ہے۔ کہ آپ ہندوستان میں سکھوں سے ۱۸ گنے زیادہ ہیں۔ تو یہ تو ممکن ہے کہ سکھ ہریجن بن جائیں۔ مگر یہ ممکن نہیں۔ کہ ہریجن سکھ بن سکیں ؎

عیسائی۔ یہی عیسائیوں کا حال ہے۔ نہ وہ آپ کو مساوات دے سکتے ہیں۔ نہ دنیاوی کسی قسم کا فائدہ۔ نہ وہ آپ کی کھپت اپنے اندر کر سکتے ہیں۔ آپ کے پادری کالے۔ آپ کے گرجے الگ آپ کے مرگھٹ علیحدہ آپ آدھے تیتر آدھے بٹیر ہو جائیں گے اس سے زیادہ نہیں۔

مسلمان۔ اب مسلمانوں سے ملنے کے فوائد دیکھئے۔ سب سے پہلے مسلمانوں کے اندر کھپنا آپ کے لئے نہایت آسان ہے ہندوستان کے ہر صوبہ ہر شہر۔ ہر گاؤں میں کافی مسلمان موجود ہیں۔ ہریجن ایک منٹ کے اندر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر ان سے بغلگیر ہو کر ان کی اپنی قوم بن سکتے ہیں۔ ہر مسلمان مذہبی معلم ہے۔ دینی تعلیم کی کوئی دقت نہ ہو گی۔ ہندوستان کی تمام مسجدیں آپ لوگوں کے لئے کھلی ہونگی۔ کھانے پینے ملنے جلنے روٹی پانی وغیرہ کی سب روکیں آناً فاناً معدوم ہو جائینگی مساوات یعنی کامل برابری کا درجہ مسلمان ہوتے ہی آپ کو مل جائے گا۔ پولٹیکل لیڈر بنے بنائے تجربہ کار ہر صوبہ میں آپ کو فوراً سنبھال لیں گے ؎

ہندوستان کی کوئی قوم آپ کو ذلیل نہیں سمجھ سکے گی۔ اور آپ اپنا سر فخر سے سب کے برابر اونچا کر سکیں گے۔ مدرسے کنوئیں مساجد سڑکیں سب آپ کے لئے ایسے ہی کھلے ہونگے۔ جیسے اور مسلمانوں کے لئے پھر سب سے بڑی بات یہ کہ آپ لوگ جو ۷ کروڑ ہیں۔ ۸ کروڑ مسلمانوں سے ملتے ہی شام سے پہلے پہلے ۱۵ کروڑ اہل اسلام کہلا سکیں گے۔ اور ہندوؤں کو بھی تعداد و شمار میں شکست دے دیں گے۔ باقی قوموں کی تو ہستی ہی کیا ہے۔ پس یہ عظیم الشان تغیر ایسا تغیر جو ہندوستان بلکہ دنیا نے آج تک نہ دیکھا ہو گا۔ آپ چوبیس گھنٹہ کے اندر برپا کر سکتے ہیں۔ اگر آپ سات کروڑ سے سات کروڑ چالیس لاکھ ہو گئے۔ یا سات کروڑ بیس لاکھ ہو گئے۔ یا سات کروڑ پچاس ہزار ہو گئے۔ یا سات کروڑ بیس ہزار ہو گئے۔

تو کیا فائدہ ہوا اور کیا مزا آیا۔ لطف تو تب ہے۔ کہ صبح آپ ۷ کروڑ ہوں۔ اور دس بجے دن کے آپ ۱۵ کروڑ ہو جائیں۔ اور ہندوستان کی سب سے بڑی میجارٹی بن جائیں اس وقت آپ میں اتنی قوت اور اتنا زور اور اتنی طاقت ہو جائے گی۔ کہ ہندوؤں کو آپ قدم قدم پر شکست دے سکیں گے ان کے ۵ ہزار سال کے مظالم کا بدلہ ۵ سال میں لے لیں گے۔ اور ایک عظیم الشان سوسائٹی جو ہندوستان میں ہر جگہ موجود ہے بنی بنائی آپ میں اس طرح مدغم ہو جائے گی جس طرح دودھ میں شکر مل جاتی ہے :۔

میرے مکرم ڈاکٹر صاحب! مہربانی کر کے اٹھیں۔ اور اس مبارک کام کے لئے تیار ہوں۔ ان فوائد کو دیکھیں۔ اپنی حقیقی خیر خواہی سوچیں۔ اپنی قوم کو اونچی سے اونچی منزل پر پہنچائیں۔ اپنے پرانے دشمنوں سے کامل بدلہ لیں۔ اور اپنی دنیاوی حالت کو بہتر سے بہتر بنا لیں۔ تاکہ آپ کے سامنے دلدّر دور ہو جائیں :۔

ڈاکٹر صاحب! یہ تو آپ کے مسلمان ہو جانے کے ادنیٰ فوائد ہیں۔ جن کا عشر عشیر بھی آپ کو کسی اور قوم کے ساتھ ملنے میں میسر نہیں آسکتا۔ اس کے سوا جو مقدس اور مذہبی فوائد ہیں۔ وہ الگ رہے۔ اسلامی عبادات۔ اسلامی توحید۔ اسلامی تہذیب نفس۔ اسلامی علم و معرفت اور اسلامی اخلاق یہ دنیاوی فوائد سے بہت بلند و بالا باتیں ہیں۔ جو مزید بر آں ہونگی۔ اور مفت میں ہاتھ آئیں گی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ لطف ہوگا۔ کہ آپ کے ہم مذہب نہ صرف ہندوستان میں محدود رہیں گے۔ بلکہ عرب ان سے بھرا نظر آئے گا۔ شام و فلسطین و عراق، مصر و افریقہ افغانستان۔ ایران۔ چین سب جگہ آپ کے بھائی ہی بھائی ہونگے۔ اور آپ کا ایک ایک فرد ایک بین الاقوامی حیثیت رکھیگا۔ اور ڈاکٹر صاحب آپ کو فخر ہوگا۔ کہ آپ کی ہمت سے ایک قابل رحم قوم اسفل السافلین سے نکل کر اعلیٰ علیین پر جا پہنچے گی۔ آپ کا نام سکندر اور نپولین سے زیادہ عزت کے ساتھ آنے والے زمانوں میں ہر ملک کے لوگوں کی زبانوں پر ہوگا۔ اور آپ اپنی قوم کے نجات دہندہ اوتار سمجھے جائینگے۔ امید ہے۔ کہ آپ میری اس بے غرض عرض کو غور سے پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں خود سیدھے راستہ کے متعلق القا کرے۔ آمین

مسجد اقصیٰ کونسی مسجد ہے؟

اس امر کی تحقیق کے لئے کہ مسجد اقصیٰ کونسی ہے۔ دو امور پر غور کرنا ضروری ہے :۔

۱۔ تعامل یعنی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم میں موجود ہونا۔ اور ان کی تحریروں اور تقریروں میں اس کا ذکر آنا :۔

۲۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں اس کا ذکر آنا :۔

پس (اول) تعامل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ النادر کالمعدوم کو چھوڑ کر تحریراً و تقریراً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک۔ یک زبان یہی کہا جاتا ہے کہ مسجد اقصیٰ منارہ والی مسجد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی شرعی مسئلہ کے متعلق جو بنیادی اصول ارشاد فرمائے ہیں۔ ان میں ایک اہم مسئلہ تعامل کا بھی ہے۔ جسے دوسرے لفظ میں تواتر بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم ہم تک محض تواتر کے ذریعہ پہونچا۔ نمازیں ہم محض تواتر کی بنا پر پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے دوسرے احکام جنہیں سنت کہتے ہیں۔ ہمیں اسی تواتر کے ذریعہ ملے۔ اور اسی تواتر و تعامل کو اب بھی بنیادی اصول بنانا پڑیگا۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق النادر کالمعدوم کو چھوڑ کر اسی تواتر و تعامل پر نظر ڈالی جائیگی۔ کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں تواتر و تعامل کیا ہے بفضل خدا ابھی ہم میں صحابہ موجود ہیں۔ اور ان کا تعامل و تواتر بتلا رہا ہے کہ مسجد اقصیٰ منارہ والی مسجد ہے :۔

(دوم) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے بھی ظاہر ہے کہ مسجد اقصیٰ منارہ والی مسجد ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں :۔

۱۔ ”حدیث میں اس بات کی تصریح ہے۔ کہ مسجد اقصیٰ کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصیٰ کا منارہ ہے“ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ب)

۲۔ ”اس مسجد اقصیٰ کا منارہ اس لائق ہے۔ کہ تمام میناروں سے اونچا ہو“ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ث حاشیہ)

۳۔ ”مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا منشا ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے“ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ب)

۴۔ ”یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے۔ کہ تا حدیث کے موافق...... وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے کہ سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہٗ“ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ث)

ان چار حوالوں کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ منارہ کس مسجد میں ہے۔ اور کس مسجد کی شرقی جانب واقعہ ہے۔ اگر مسجد مبارک کو مسجد اقصیٰ مانا جائے۔ تو (۱) مسجد مبارک میں کوئی منارہ نہیں نہ شرق کی طرف۔ نہ غرب کی طرف۔ (۲) بڑی مسجد والے منارہ کو مسجد مبارک کا منارہ مانا جائے۔ تو بعید از قیاس کے علاوہ پیشگوئی کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ پیشگوئی کے رو سے منارہ کو مسجد کی شرقی جانب ہونا چاہیئے۔ نہ کہ غربی جانب۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ احادیث کے منشاء کے ماتحت مسجد کی شرقی جانب ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے۔ لیکن یہ امر ظاہر ہے۔ کہ بڑی مسجد کا منارہ مسجد مبارک سے غرب کی طرف ہے۔ اور جب منارہ بڑی مسجد کے شرق میں ہے تو لامحالہ بڑی مسجد ہی مسجد اقصیٰ ٹھہری۔ گو اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب مرحوم نے رکھی۔ مگر حقیقتاً اس کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوئی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی۔ اب شوکت اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی۔ اور بعض حصہ عمارات کے اور بھی بنائے گئے ہیں۔..... اب اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلعم کا منشا ہے۔ ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے۔ اور منارہ تین کاموں کے لئے مخصوص ہوگا“ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ت و ب)

پس ظاہر ہے۔ کہ ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقعہ ہے“ اسے یہی مسجد مراد ہے جس کی بنیاد آپ کے والد صاحب مرحوم نے رکھی اور جس کی توسیع و تکمیل آپکے دست مبارک سے ہوئی۔ کیونکہ منارہ کا وجود اس مسجد میں ہے نہ کہ مسجد مبارک میں۔

اب رہا ”مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ“ کا حل۔ سو جاننا چاہیئے کہ اس الہام کی مصداق دونوں مساجد ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام کو دونوں مساجد پر چسپاں فرمایا ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ حصہ چہارم و ازالہ اوہام و حقیقۃ الوحی میں اس الہام کو مسجد مبارک کے متعلق تحریر فرماتے ہیں اور ضمیمہ خطبہ الہامیہ میں مسجد اقصیٰ پر چسپاں کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقعہ ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا کلام یہ ہے مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ اور مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقعہ ہوا۔ قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے“ پہلے ظاہر کیا جا چکا ہے۔ کہ بارکنا حولہ کی آیت مسجد اقصیٰ کے متعلق ہے اور مسجد اقصیٰ منارہ والی مسجد ہے۔ اور منارہ والی مسجد وہ ہے جس کی آپکے والد صاحب مرحوم نے بنیاد ڈالی۔ اور توسیع و تکمیل آپکے دست مبارک سے ہوئی۔ اور جس طرح ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکًا و ھدًی للعالمین کو محض تکمیل کی بنا پر مقام ابراہیم قرار دیا گیا۔ اسی طرح محض تکمیل و توسیع کی بنا پر اس مسجد کو مسیح موعود کی مسجد قرار دیا ہے۔ جیسے ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ جنگ بدر کے متعلق بھی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی پیشگوئی بھی ہے اسی طرح یہ الہام دونوں مساجد کے لئے ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ضمیمہ خطبہ الہامیہ میں شروع سے آخر تک ۲۴۳

۲۴۳ اسی مسجد کا ذکر ہے اور مسجد مبارک کا ذکر کہیں اشارۃً بھی نہیں پایا جاتا۔ پھر بلا تعلق اس کا ذکر کس طرح آسکتا تھا۔ تمام ذکر منارہ کا ہے۔ اور منارہ بنتا ہے بڑی مسجد میں۔ پس بڑی مسجد ہی مسجد اقصیٰ ٹھہری۔

ختم نبوت کے متعلق ایک شیعہ کے اعتراضات کے جواب

از روئے قرآن۔ حدیث۔ اور محاورہ عرب خاتم النبیین کے معنی

ایک شیعہ مسمی باقر علی صاحب نجفی نے پچھلے دنوں اخبار "شیعہ" میں ختم نبوت پر خامہ فرسائی کی ہے۔ تمہیدی بیان میں انہوں نے بدزبانی اور بداخلاقی کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ اسے اس لئے نظر انداز کیا جاتا ہے کہ انبیاء کے دشمن جب دلائل سے عاجز آتے ہیں۔ تو یہی وطیرہ اختیار کر لیتے ہیں۔

بہرحال نجفی صاحب نے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس کی تائید میں نجفی صاحب نے کتب لغت کے چند حوالے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چند اقتباسات پیش کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ گویا لغت بھی ان کی مؤید ہے۔ اور حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ بھی ان کے ہم عقیدہ ہیں۔ اور پھر اسی ضمن میں چند احادیث نبویہ سے بھی انقطاع نبوت کے دلائل دینے کی کوشش کی ہے۔ قرآن مجید میں سے لفظ "ختم" کے دیگر استعمال کو اپنے معنوں کی تائید میں پیش کیا ہے۔ الغرض جتنے دلائل انقطاع نبوت کے ان کی سمجھ میں آسکتے تھے۔ انہوں نے اس مضمون کی تین قسطوں میں جمع کر دیئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک غلط عقیدہ دل میں بٹھا کر اس کی تائید میں غلط استدلال سے کام لیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی جو آیت انہوں نے پیش کی ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں خدا تعالے فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ لیکن اس سے بہت قبل کی زندگی میں خدا تعالے فرما چکا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ابتر ہے پس ماکان محمد ابا احد من رجالکم کے سنتے ہی ایک مخالف یہ اعتراض کر سکتا تھا۔ کہ آنحضرتؐ بھی نعوذ باللہ ابتر ہوئے۔ اس کے ازالہ کے لئے خدا تعالے نے لٰکن کا لفظ استعمال فرمایا۔ جو عربی زبان میں استدراک کا کام دیتا ہے۔ یعنی اس وہم کے ازالہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ جو حرف لٰکن کے ماقبل جملہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اس آیت میں چونکہ جسمانی ابوت کی نفی کی گئی تھی۔ جس سے احتمال پیدا ہوتا تھا۔ کہ شاید روحانی ابوت کی بھی نفی ہو گئی ہے۔ اس لئے معًا بعد جملہ ولٰکن رسول اللہ آیا۔ تا روحانی ابوت کا اثبات ہو۔ کیونکہ ہر رسول اپنے مومنین کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ اس کے بعد واؤ عاطفہ لا کر خاتم النبیین کا ایک اور جملہ بڑھایا جو رسول اللہ والے اضافی جملہ کے مفہوم کی تائید کے علاوہ ایک مزید مفہوم بھی بیان کر رہا ہے۔ تائید اس لئے کہ معطوف الیہ اور معطوف دونوں ایک حکم کے نیچے ہوتے ہیں۔ پس اگر رسول اللہ کا لفظ ایک قسم نبوت کا اثبات کر رہا ہے۔ تو لازمًا جملہ خاتم النبیین کو بھی اسی قسم کی ابوت مع کچھ مزید مفہوم کے ثابت کرنی چاہیئے۔ العطف یقتضی المغایرۃ مشہور قاعدہ ہے۔ ورنہ کلام کی حکمت باطل ہو جائے گی۔ پس جو شخص خاتم النبیین کے یہ معنے کرتا ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کے ان معنوں کی خود اس آیت کے الفاظ ہی اپنی طرز نظم و ترتیب سے تغلیط کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کے بعد نبی نہ ہونے کا مفہوم تو کسی صورت میں بھی اس پیدا شدہ وہم کا ازالہ نہیں کرتا کہ آپ نعوذ باللہ ابتر ہیں۔

اہل زبان جب کبھی خاتم بفتح تا کسی جمع کی طرف مضاف کرتے۔ اور بطور مدح استعمال کرتے ہیں۔ جیسے خاتم الشعراء۔ خاتم الکرماء۔ خاتم الاولیاء وغیرہ۔ تو اس سے اظہار فضیلت اور اثبات کمال مقصود ہوتا ہے۔ کیونکہ خاتم بفتح تا کے حقیقی معنی مہر کے ہیں۔ اور مہر خواہ کسی تحریر کے پہلے ہو۔ یا آخر میں۔ بہرحال اس کی غرض صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ چیز جو پہلے ناقص تھی۔ اور جسے تصدیق کی ضرورت تھی۔ اب مصدقہ ہو گئی ہے۔ اور کامل بن گئی ہے۔ اسی لئے اس لفظ کا محاورتًا استعمال کمال اور فضیلت کے معنوں میں ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہوں حوالجات ذیل:۔

۱۔ علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ صفحہ ۲۹۱ میں لکھتے ہیں۔ ویکون ھذا من معنی النھایۃ والتمام بمعنی صحۃ ذالک المکتوب ونفوذہ کان المکتاب الخاتیم العمل بہ بھذ العلامات وھو من دونھا ملغی لیس بتام وقد یکون ھذا الختم بالخط آخر المکتاب او اولہ۔ یعنی خطوں پر اس قسم کی مہر لگانے کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ خط پورا ہو گیا اور پورا ہونے سے یہ مطلب ہے۔ کہ وہ نافذ العمل ہو گیا۔ اس قسم کی مہر کبھی خط کے پہلے ہوتی ہے۔ اور کبھی خط کے بعد۔

اس محاورہ کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ ابن خلدون نے خاتم النبیین کے معنے یہ کئے ہیں۔ ومعناہ النبی الذی حصلت لہ النبوۃ الکاملۃ یعنی خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کامل نبوت حاصل تھی۔ یعنی آپ جملہ انبیاء سے بڑھ کر اور افضل نبی تھے۔

مفردات راغب سے بھی انہی معنوں کی تائید ہوتی ہے۔ امام راغب تحریر فرماتے ہیں:۔

وخاتم النبیین انہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ کہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کمال کو پہنچ گئی۔

۲۔ صاحب تاج العروس لکھتے ہیں۔ والختم عند اھل الحقیقۃ من یختتم بہ الولایۃ المحمدیہ وثم ختم اخر من یختتم بہ ولایۃ العامۃ۔ یعنی اہل حقیقت کے نزدیک ختم دو قسم کی ہے۔ ایک ولایت عامہ کا ختم اور ایک ولایت محمدیہ کا ختم۔

علامہ ابن خلدون اس ختم ولایت کے یہ معنے بتاتے ہیں۔ کہ یجعلون صاحب الکمال فیھا (الولایۃ) خاتم الاولیاء ای فائز المرتبۃ التی ھی خاتمۃ الولایۃ (صفحہ ۳۸۷) یعنی اولیاء میں سے صاحب کمال کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں۔ اور خاتم الاولیاء کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ ایسے مرتبہ پر فائز ہے۔ جو ولایت کا انتہائی مرتبہ ہے۔

۳۔ علامہ فخر الدین رازی نے تو اس بات کو مذکورہ بالا تصریحات کی نسبت بہت واضح طور پر یوں لکھا ہے۔ فالعقل خاتم الکل والخاتم یجب ان یکون افضل الا تری ان رسولنا صلعم لما کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیۃ کان افضلھا فکذالک العقل لما کان خاتم الخلع الفائضۃ من حضرت ذی الجلال کان افضل الخلع واکملھا۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲) یعنی عقل تمام اور خاتم ہونا افضل ہونے کو واجب قرار دیتا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے افضل الانبیاء ہیں۔ اور انسان خاتم المخلوقات ہونے کی وجہ سے سب مخلوقات سے افضل ہے۔ اسی طرح عقل بھی خاتم الخلع ہے۔ اس وجہ سے کہ باقی تمام خلعتوں سے افضل اور اکمل ہے۔

۴۔ ادباء و شعراء کے کلام میں بھی ایسا محاورہ ملتا ہے۔ جس میں خاتم بفتح تا کسی جمع کی طرف مضاف ہوا ہے۔ اور اس سے اظہار فضیلت مقصود ہے۔

متنبی شاعر لکھتا ہے:۔

لا تطلبن کریماً بعد رویتہ
ان الکرام باسخاھم ید اختموا

چنانچہ شارح علامہ عکبری لکھتے ہیں۔ اذا رایتہ فلا تطلب بعدہ کریماً فھو خاتم الکرماء یعنے جب تو اس کو دیکھے۔ یعنی میرے ممدوح کو تو کسی دوسرے کریم کی تلاش نہ کر۔ کیونکہ میرا ممدوح خاتم الکرما ہے۔ کیا کوئی عقل یہ تسلیم کرسکتی ہے۔ کہ اس شعر کے سننے والوں کے ذہن میں وہی معنے گونج رہے تھے۔ جو باقر علی صاحب شیعہ کو اب سوجھ رہے ہیں۔

(۵) دوسرا شعر ؎

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتھا حبیب الطائی

اس میں حبیب طائی کو خاتم الشعراء کہا گیا ہے۔ مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اب اس کے بعد کوئی شاعر پیدا نہیں ہوگا۔

اب احادیث سے اس محاورہ کا استعمال بتانا چاہتا ہوں۔

(۶) یا علی انت خاتم الاولیاء و انا خاتم الانبیاء (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین) کیا نجفی صاحب یہ مانتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی ولی نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ نبوت کو منقطع خیال کرتے ہیں۔ اگر حضرت علی رضؓ کو ویسا ہی خاتم مانتے ہیں۔ جیسا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ ان کے بعد ائمہ خدا کے ولی یا دوست نہ تھے۔

(۷) کنز العمال صفحہ ۱۷۸ جلد ۶ میں یہ حدیث لکھی ہے۔ کہ اطمئن یا عم فانک خاتم المھاجرین فی الھجرۃ کما انا خاتم النبیین فی النبوۃ۔ اس میں حضرت عباس کو خاتم المہاجرین کہا گیا ہے۔ کیا حضرت عباس کے بعد کوئی مہاجر نہ ہوگا۔ حالانکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ہجرت تا قیامت جاری ہے۔ اس کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ حضرت عباس کے بعد اب ان کی شان کا مہاجر کوئی نہ ہوگا

(۸) اکابر علمائے دین نے بھی اس محاورہ کا استعمال کیا ہے۔ چنانچہ ابراہیم علقمی کے متعلق مولف حاشیہ شہاب لکھتے ہیں۔ خاتم الحفاظ والمحدثین ابراھیم العلقمی

(۹) علامہ ابن تیمیہ کے متعلق لکھا ہے۔ خاتم المجتہدین

(۱۰) مولانا روم فرماتے ہیں ؎

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود

یعنے خاتم کے معنی یہ ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی ان جیسا ہوگا نہ ہوا ہے۔

مندرجہ بالا حوالجات سے یہ بات واضح ہے۔ کہ خاتم بفتح تا کے تاویلی معنے جو بعض مفسرین نے کئے ہیں۔ وہ درست نہیں اور نہ ان کی کوئی مثال ملتی ہے۔ نہ محاورہ زبان ان کا موئد ہے۔ اگر نجفی صاحب کو اپنے پیشکردہ معنوں پر ناز ہے۔ تو وہ اس چیلنج کو جو جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جاتا ہے توڑ دیں۔ یعنے جب خاتم بفتح تا ایسی جمع کی طرف مضاف ہو۔ جو کسی روحانی یا معنوی مرتبہ والوں کی جماعت ہو۔ اور یہ مرکب بطور مدح استعمال ہوا ہو۔ تو اس کے معنی وہ بکلی بند کے دکھا دیں:

خاکسار۔ محمد عمر بی۔ ایس۔ سی لاہور

نماز وہی ہے جو حامل ثمرات ہو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اس وقت تشریف لائے جب مسلمان کہلانے والوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق محض نام کا اسلام باقی تھا۔ اکثر لوگ نماز۔ روزہ اور دیگر احکام اسلام کی بجا آوری سے لاپرواہ اور غافل تھے۔ بہت تھوڑے تھے جو نمازیں پڑھتے تھے۔ مگر ان کی نمازوں میں ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کا بیان کردہ اثر اور نتیجہ پیدا نہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالےٰ آیت مذکورہ میں بیان فرماتا ہے کہ سچی نماز انسان کو بے حیائی کے کاموں اور بری باتوں سے روک دیتی ہے۔ یہی حال دیگر احکام اسلام کا تھا۔ عین اس وقت جب کہ مسلمانوں کی یہ حالت تھی۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ تا اس نقشہ کو تبدیل کر کے حقیقی اسلام قائم کیا جائے۔ اور ایک ایسی جماعت طیار کی جائے جو احکام دین کی بجا آوری میں لوگوں کے لئے نمونہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی جماعت عنایت فرمائی۔ جو دنیا کے لئے نمونہ ہے۔ مگر کئی ہیں جو خیال کرتے ہیں۔ کہ محض احمدیت میں داخل ہونے سے خدا راضی ہو جاتا ہے۔ انہیں نماز۔ روزہ اور دیگر احکام اسلام کی پابندی کی کوئی ضرورت نہیں۔ بے توجہی سے نماز پڑھ لی۔ خواہ وہ ان نتائج کو پیدا کرے یا نہ کرے۔ جو قرآن کریم نے نماز کے بتائے ہیں۔ کچھ حرج نہیں۔ ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گو احمدیت کی ابتدا بھی عقائد کی درستی سے ہی ہوتی ہے۔ مگر احمدیت نام ہے ان عقائد اور اعمال کے مجموعے کا۔ جو مطابق احکام اسلام ہوں۔ دوست یاد رکھیں۔ کہ صحیح عقائد جب ان کے متعلق دل میں ایک صحیح پختگی پیدا ہو جائے۔ ضرور اعمال صالحہ پر منتج ہوتے ہیں۔ اور جس طرح ہم کسی ایسے پھل دار درخت کو جو مقررہ پھل اپنے وقت پر نہ دے۔ صحیح معنوں میں درخت نہیں کہہ سکتے۔ اور وہ کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتا ہے۔ یہی حال ان عقائد کا ہے جو اعمال صالحہ پر منتج نہ ہوں۔ اور ہم اعمال کو اعمال صالحہ نہیں کہہ سکتے۔ جب تک اللہ تعالےٰ کے بیان فرمودہ نتائج ان سے پیدا نہ ہوں۔

پس دوست پورے فکر سے اس معاملہ کو دیکھیں۔ کہ ان کا محض یہ مان لینا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور نبوت جاری ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تابع شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ عقائد اعمال صالحہ پر جو صحیح ثمرات کے حامل ہوں۔ مترتب نہ ہوں۔ پس اے عزیزو۔ اپنی نمازوں اور دیگر اعمال کو ٹٹولتے رہو۔ اور راضی نہ ہو۔ جب تک ان میں وہ شیریں پھل پیدا نہ ہو جائیں۔ جو بحکم الہٰی ان کا خاصہ لازمہ ہیں سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور دیگر احباب پوری کوشش کریں۔ کہ اس قسم کے اعمال دوستوں میں پیدا ہوں۔ پھر تم خدا کے ہوگے اور خدا تمہارا۔ ورنہ خالی خولی عقائد اور ایسے اعمال پر راضی ہو جانا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے بھی دنیا میں موجود تھے۔ اس امر کا عملی اعتراف ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص سچے دل سے نماز پڑھے۔ اور اس کی تمام روحانی بیماریاں دور ہو کر اسے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل نہ ہو۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ ایک معمولی طبیب جو ایک مریض کے لئے نسخہ تجویز کرتا ہے اس کا تو نتیجہ اور اثر پیدا ہو۔ مگر وہ نسخہ جو خدائے شافی نے اپنے بندے کی روحانی امراض کو دور کرنے کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ اس کا کوئی نتیجہ اور اثر پیدا نہ ہو

ناظر تعلیم و تربیت - قادیان

زراعتی کالج لائل پور میں ڈیری کی تعلیم

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء تک زراعتی کالج پنجاب لائل پور میں ڈیری کی تعلیم دینے کی غرض سے ایک ششماہی نصاب دریکلم میں شروع کیا جائے گا۔ پنجاب کے طلباء سے کوئی فیس وصول نہیں کی جائے گی۔ لیکن دیگر صوبجات اور ریاست ہائے ہند کے طلباء کو سالم نصاب کے لئے پچیس روپے بطور فیس ادا کرنے ہونگے۔ اس جماعت میں صرف دس طلباء لئے جائینگے۔ داخلہ کے لئے کم سے کم معیار قابلیت یہ ہے کہ امیدوار نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان میٹرکولیشن یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو جو امیدوار داخل ہونا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مقررہ فارم پر یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے پیشتر پرنسپل صاحب پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ارسال کریں۔ درخواست کے فارم اور پراسپکٹس عرضی دینے پر صاحب موصوف سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں وائسرائے ہند کی تقریر

ہندوستان کے اہم حالات پر دلچسپ تبصرہ

شملہ ۲۱ ستمبر۔ آج ہز ایکسی لنسی لارڈ لنلتھگو نے اسمبلی کے ایوان میں اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "میں جس موقعہ پر تقریر کر رہا ہوں۔ وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بے حد اہم ہے۔ کیونکہ ہندوستان عنقریب صوبائی آزادی کی منزل میں داخل ہونے والا ہے۔ آپ نے ہندوستان میں بیروزگاری کے مسئلہ کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد میں نے اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں اور اس کے انسداد کے ممکن طریقوں سے واقف ہونے کی بے انتہا کوشش کی ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کی نزاکت اور مشکلات سے آپ حضرات واقف ہیں۔ میری حکومت ان تمام مشوروں پر جو سپرو کمیٹی کی رپورٹ میں پیش کئے گئے ہیں۔ غیر معمولی توجہ منعطف کر رہی ہے۔ اور اس مشکل کو جو آج دنیا کے بیشتر ملکوں کا سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔ حل کرنے کی ہر امکانی کوشش میں مصروف ہے۔

سمندر پار کے ہندوستانیوں کا سوال

سمندر پار کے ہندوستانیوں کی حیثیت اور ان کی مشکلات ایسے مسائل ہیں۔ جن سے ہندوستان کی رائے عامہ اور ان ایوانوں نے ہمیشہ گہری دلچسپی لی ہے۔ گذشتہ مہینوں میں اس مسئلہ میں چند اہم دلچسپ اور خاطر خواہ ترقیاں ہوئی ہیں۔ جنوبی افریقہ کی حکومت اور پارلیمنٹ کے نمائندے اس وقت ہندوستان میں موجود ہیں۔ اور میں اس پبلک موقعہ پر جو مجھے حاصل ہوا ہے۔ تمام ہندوستان کی طرف سے نہایت جوش کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے یہ ظاہر کرنے میں خوشی ہے۔ کہ میری حکومت نے زنجبار کے ہندوستانیوں کو ان کی مشکلات میں میرے ایک افسر کی تجربہ کارانہ رہبری اور نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا۔ کینیا کے تحفظ کا مسئلہ ہندوستانیوں کی مرضی کے مطابق طے ہو گیا۔ فیجی کی لیجیلیٹو کونسل کی تشکیل کے سلسلہ میں جو امور طے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستانی نقطۂ نگاہ سے قابل اطمینان ہیں۔ ٹرانسوال میں حال ہی میں جو ضابطۂ ملکیت اراضی پاس ہوا ہے۔ وہ ہندوستانیوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو گا۔ اہل ہند کو اپنے سمندر پار رہنے والے بھائیوں سے جو گہرا تعلق ہے۔ وہ بالکل قدرتی ہے۔ اور اس موقعہ پر جبکہ میں پہلے پہل ایوانہائے قانون ساز کو مخاطب کر رہا ہوں۔ میرے لئے یہ بات عدد رجہ اطمینان کا موجب ہے۔ کہ پچھلے دنوں ان مسائل کو طے کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کے نتائج بہت بار آور ثابت ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے۔ حکومت جاپان کے نمائندوں سے تجارتی معاہدے کی قرارداد کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ آپ حضرات میری حکومت کے اس فیصلے سے خوش ہوں گے۔ کہ مستقبل قریب میں جاپان اور جنوبی افریقہ میں ہندوستانی تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے مباسہ میں ایک انڈین ٹریڈ کمشنر کا تقرر کیا جائے گا عدن کی ہندوستان سے علیحدگی صوبائی خود مختاری کے ساتھ ساتھ عمل میں آئے گی عدن اور ہندوستان میں قدیمی تعلق ہے۔ اور مجھے اس خیال سے خوشی ہوتی ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے عدن کی نو آبادی سے ہندوستانیوں کے جو مفادات وابستہ ہیں۔ انہیں نظر انداز نہیں کیا۔ اور تحفظات کے معاملہ میں ہندوستانیوں کے جذبات کا پورا لحاظ کیا ہے۔ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ صحت عامہ اور فراہمی غذا کے مسائل میں بھی میں نے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن زرعی مسائل پر توجہ کرتے ہوئے میں نے صنعت کے جائز مطالبات کو فراموش نہیں کیا ہے۔ میں صنعتی مسائل بالخصوص صنعتی تحقیقات کی ترقی اور اہمیت کے مسئلہ میں گہری دلچسپی لے رہا ہوں۔

ہندوستان کا نیا آئین

ہندوستان کے آئین نو کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ صوبائی خود مختاری کے لئے اب جملہ اسباب مہیا ہیں۔ اور یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو یہ اہم سیاسی انقلاب رونما ہو گا۔ اس کے رونما ہونے سے ہندوستان کی سیاسی حیثیت کی تبدیلی کا پہلا باب شروع ہو جائیگا دوسرے باب یعنی وفاقی حکومت کا آغاز صوبائی خود مختاری کے بعد ہو گا۔ جیسا کہ میں نے مختلف موقعوں پر ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے۔ کہ صوبائی خود مختاری اور وفاقی حکومت کے درمیان بہت کم وقفہ ہونا چاہیئے۔ میں ان مشکل اور نازک مسئلوں سے بے خبر نہیں ہوں۔ جو وفاق کے آغاز اور خاص طور پر والیان ریاست کے اشتراک سے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کو مجھ پر اعتماد رکھنا چاہیئے۔ کہ میں تمام ممکن غلط فہمیوں اور خطرات کو دور کرنے میں کوئی کوشش باقی نہیں رکھوں گا۔

یورپ کی نازک حالت

اپنے تجربوں کی روشنی میں میں اس مسئلہ کی پیچیدگی کا پوری طرح احساس رکھتا ہوں لیکن دنیا میں اس وقت جو بھیانک اور افسوسناک واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر ہندوستان کا یہ مسئلہ زیادہ دلنشین معلوم ہوتا ہے۔ یورپ میں ہم کو ڈکٹیٹر شپ کا سلسلہ نظر آتا ہے۔ دنیا کے بہت سے حصوں میں جابرانہ حکومت کا دور دورہ ہے۔ اور یہ ہیں وہ حالات جن کی موجودگی میں ہندوستان میں ایسی نمائندہ خود مختار حکومت کے تجربہ کا آغاز کیا جائے گا۔ جو اپنی وسعت خیال اور نوعیت کے اعتبار سے عدیم المثال ہے۔

سیاسی جماعتیں اور آزاد ہندوستان

آئندہ سال اپریل کے مہینے میں گیارہ خود مختار صوبے وجود میں آ جائیں گے۔ جن میں سے چند ایک صوبے رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے یورپین ممالک کے برابر وسیع ہیں ان وسیع علاقوں میں ہندوستانی سیاستدانوں کو دعوت دی جائیگی۔ کہ وہ ان صوبوں میں خود مختاری حکومت کے بھاری بوجھ کو اپنے کندھوں پر اُٹھائیں۔

میرا ذاتی تجربہ یہ بتلاتا ہے۔ کہ ایسے موقعوں پر پارٹی بنانے والا آسانی سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہ اس کی پارٹی کی ترقی اس کی ذات سے وابستہ ہے۔ اور یہ بھول جاتا ہے کہ ان معاملات میں پارٹی اور پالیسی دونوں کے بنانے والے خود ووٹ دینے والے ہیں ہمیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ہندوستانی محبان وطن اپنی گذشتہ تاریخ پر نازاں۔ اپنے مستقبل سے مطمئن۔ ارادوں میں مضبوط اس نئے ہندوستان میں جو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ایک نئی کروٹ بدل رہا ہے۔ جب مقدور اپنا فرض ادا کرنے کے لئے میدان عمل میں سرگرم نظر آئیں گے۔

وفاقی حکومت

گیارہ خود مختار صوبے ان ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ جو تعاون کرنا پسند کریں گی۔ مل کر ہندوستان میں وفاقی حکومت قائم کریں گے

غیر مطمئن طبقہ

مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ اس ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو نئے دستور کی بعض شرائط سے مطمئن نہیں ہیں۔ مجھے ان کے خیالات کے خلوص کا اعتراف ہے۔ اگرچہ میری حیثیت ایسی نہیں ہے۔ کہ میں انکے نقطۂ نگاہ کی تائید کر سکوں۔ جب وقت آئے گا۔ تو آپ دیکھیں گے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میں حتی المقدور ہر اس جماعت کے ساتھ تعاون کر کے نظام حکومت چلانے کے لئے آمادہ ہوں جسے رائے دہندگان کا اعتماد حاصل ہو۔ عوام سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ ان اصلاحات کو ایک واجبی اور معقول آزمائش کا موقعہ دیں۔ اور نئے دستور کو

تحریک تعمیر مہمان خانہ و توسیع مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ

اور

جلسہ سالانہ کا خیر مقدم

(۳)

دفتر بیت المال سے تعمیر مہمان خانہ و مسجد مبارک و اقصیٰ اور چندہ جلسہ سالانہ کے لئے جو تحریک کی گئی ہے۔ اس کا عہدہ داران جماعت اور احباب نے مخلصانہ خیر مقدم کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو رقوم پہنچی ہیں۔ ان کی تیسری فہرست شکریہ کے ساتھ ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

جن جماعتوں اور احباب نے ابھی تک اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ وہ بہت جلد توجہ فرمائیں۔ جلسہ سالانہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ تعمیر مہمان خانہ کا کام سرعت سے جاری ہے مساجد کی توسیع کا کام بھی درپیش ہے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

عباداللہ خانصاحب دین دھوری پٹیالہ ۵/-
نور حسن شاہ صاحب شیخ پور گجرات ۱۰/-
رشید محمد صاحب ماہل پور ہوشیارپور ۱/-
محمد رحیم الدین صاحب نائی والہ منٹگمری ۳/۱۰/-
محمد حیات خانصاحب سکرٹری جماعت ملتان ۵۲/۱۲/-
نذیر احمد خان صاحب منٹگمری ۳/۱۰/-
چوہدری عبداللہ خان صاحب سکرٹری جماعت کوئٹہ ۲۱/۹
سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان ۲۲/-
شیر محمد عالی صاحب سکرٹری جماعت صدر سیالکوٹ ۳۶/۱/-
ظہیر احمد صاحب سکرٹری جماعت راولپنڈی ۶۸/۸/-
عبدالحلیم صاحب سکرٹری جماعت انبالہ شہر ۴۷/۸/-
حکیم محمد سعید صاحب بھاگل پور ۳/-
اللہ بخش صاحب سکرٹری جماعت الہ آباد ۳۳/-
محمد ابراہیم صاحب سکرٹری جماعت لالہ موسیٰ ۳/۱۲/-
مشتاق احمد صاحب داناکیمپ ۱/۸/-
عبدالمومن صاحب سکرٹری جماعت ناصر آباد سٹیٹ سندھ ۱۹/-
محمد عبداللہ صاحب سکرٹری جماعت نوشہرہ چھاؤنی ۲۳/۱/-
فصیح الزمان صاحب سکرٹری جماعت کراچی ۲۸/-
مستری حسن دین صاحب سکرٹری جماعت گنج لاہور ۱۲/-
مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگل پور ۱۶/-
قاضی محمد شریف صاحب لدھیانہ ۳/-
محمد حنیف صاحب سکرٹری جماعت رتو چک گورداسپور ۳۰/۱۴/-
محمد رفیق صاحب کانپور ۳/-

رحمت خان صاحب کندیاں میانوالی ۷/۱۰/-
غلام احمد صاحب سلہو کی چٹھہ گوجرانوالہ ۱/-
سربلند صاحب سکرٹری جماعت ڈیرہ غازیخاں ۳۴/-
محمد جمیل صاحب سکرٹری جماعت فیروزپور شہر ۸/-
مظفر احمد صاحب قادیان ۴۰/-
چوہدری محمد یوسف صاحب ہمیر پور ۱/-
اسمٰعیل صاحب آدم امیر جماعت بمبئی ۳۵/۴/-
سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکرٹری جماعت سکندر آباد ۲۳۲/۱۳/-
مولوی محمد یعقوب صاحب سکرٹری جماعت مدرسہ عثمانیہ عثمان آباد ۲۱/۴/-
محمد علی صاحب سکرٹری جماعت چک نمبر ۷۰۳ ضلع ملتان ۱۱/-
منور علی خان صاحب پوری اڑیسہ ۲/-
شیر خانصاحب سکرٹری جماعت سیالکوٹ شہر ۱۲/۲/-
عبدالعلی صاحب جماعت یادگیر ۱۰۲/-
شیخ قدرت اللہ صاحب جماعت نابھہ ۵۰/-
محمد اسمٰعیل صاحب ڈسکہ سیالکوٹ ۲/۱۱/-
محمد حسن صاحب جماعت شیخو پور گجرات ۲۴/۱۰/۳
محمد یار صاحب باگر ملتان ۱۷/-
سماعت علی صاحب نارک ۲/۱۲/-
محمد رحیم الدین صاحب نائی والہ منٹگمری ۴/۷/-
محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن ۲۴۹/۱۴/-
مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ ۵/۵/۶
محمد اعظم صاحب چک نمبر ۳۳۳ لائل پور ۹/-
خورشید بیگم صاحبہ بیگم پور ہوشیارپور ۴/-
محمد صادق صاحب جومیاں جھنڈا ۰/۸/-
سید بشیر احمد صاحب کوٹری سندھ ۱۰/۸/-
ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں ۶۰/۶

خانصاحب منشی برکت علی صاحب قادیان ۴۲/-
شکر الٰہی صاحب چوہڑ کانہ منڈی شیخوپورہ ۱۰/-
حافظ احمد الدین صاحب ڈنگہ گجرات ۴/-
غلام مصطفےٰ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور ۵/
محمد فضل الٰہی صاحب آگرہ ۹/۸/-
محمد اسحٰق صاحب لاہور ۵/-
سید غلام محمد صاحب سونگھڑہ ۳/۷/۶
خواجہ محمد شریف صاحب خانپور ہزارہ ۵/-
شمس الدین صاحب بڈھہ رانجھا شاہ پور ۱۰/-
نور حسن صاحب شیخ پور گجرات ۵/۸/-
مخدوم عزیز احمد صاحب لاہور ۱/۱۲/-
سید محمد حسین شاہ صاحب کراچی ۱۰/-
محمد رفیق صاحب کلکتہ ۲/۸/-
مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ ۲۶/-
مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپور ۱۰/۸/-
ملک غلام محمد صاحب نلونڈی راہوالی ۲/۷/-

بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون ۹/۱۲/-
عبدالرب صاحب لائل پور ۲/۱۴/
سید بہاول شاہ صاحب امرتسر ۳/-
حضرت ام المومنین صاحبہ ۱۰۰/-
بابو سراج الدین صاحب دارالفضل قادیان ۱۰۰/-
امتہ اللہ بیگم صاحبہ قادیان ۵/-
میر نواب علی صاحب کالرہ دیوان سنگھ گجرات ۱۸/۴/-
محمد عبدالرشید صاحب فورٹ سنڈیمن ۱۹/۱۰/-
عطاء اللہ صاحب میرپور خاص ۱/-
مرزا محمد حسین صاحب قادیان ۹/۸/-
غلام حسین صاحب ایاز بنگا پور ۴۵/-
شیخ عبدالحمید صاحب حلقہ سول لائن لاہور ۱۵/-
مرزا عنایت اللہ صاحب آکھنور ۷/-
حاجی محمد صاحب پشاور ۱۲/-
عبدالکریم صاحب فیض آباد ۳۸/-

دو کانوں کے خریداروں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے تھے۔ کہ دو کانوں کے لئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ اب صدر انجمن نے اڈہ خانہ اور رہوزری کی طرف جہاں کم و بیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا بازار ہے اس سڑک پر قطعات نمبر ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۵۰ و ۵۱ مطابق نقشہ ریتی چھلہ جو ملکیہ و مقبوضہ صدر انجمن ہیں۔ بصورت دوکانات کے ۲۹-۹-۳۶ کو بروز منگل ۲ بجے دن منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن نیلام کرینگے اور رقم نقد وصول کی جائیگی۔ بوقت نیلام جناب ناظر صاحب بیت المال و ناظم جائداد بھی موجود ہونگے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور بہت عمدہ موقع کی ہے۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہونچ کر بولی دیں۔ والسلام

ناظم جائداد

جماعت احمدیہ مریدکے کا تبلیغی جلسہ

۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب تبلیغی جلسہ ہوگا۔ عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے گجراتی تشریف لا کر خاتم النبیین اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پڑھینگے۔ دیگر علماء بھی تشریف لائینگے۔ احباب شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ (خاکسار: شیخ محمد بشیر آزاد سکرٹری تبلیغ)

وصیتیں

نمبر ۶۱۲۴۔ منکہ امۃ الحفیظ بیگم بقاپوری زوجہ سید عباس علی شاہ صاحب قوم جاپ عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور قیمتی ۳۲۴ روپے (۲) ظروف قیمتی ۲۲ روپے (۳) مہر پانصد روپیہ (۴) نقدی ساٹھ روپے۔ کل جائداد نوسو چھ روپے۔ مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق میں اپنی کل جائداد قیمتی ۹۰۶ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت کردہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ العبد امۃ الحفیظ بیگم بقلم خود گواہ شد۔ عباس علی شاہ بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد۔ محمد ابراہیم بقاپوری واعظ مقامی والد موصیہ۔

نمبر ۶۱۰۹۔ منکہ عبدالعزیز ولد مولوی عمر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ اگست ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے نقد ۳۰۰۰ روپیہ۔ زمین واقعہ رقبہ قادیان ضلع گورداسپور قیمتی دو ہزار پانسو پچہتر روپیہ۔ کل ۵۵۷۵ اس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں جو حتی الوسع اپنی زندگی میں ہی ادا کردوں گا۔ اس کے علاوہ پنشن جو یکم ستمبر ۱۹۳۶ء سے شروع ہوگی۔ یعنے ۱۳۷ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ العبد۔ عبدالعزیز بقلم خود جالندھر چھاؤنی حال قادیان دارالعلوم۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم سکرٹری انجمن احمدیہ جالندھر شہر بقلم خود گواہ شد۔ حکیم محمد یسین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جالندھر شہر۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۱۲ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس میاں سر فضل حسین کی وفات پر اظہار افسوس کرنے کے بعد ملتوی ہو گیا۔ سر جگدیش پرشاد نے آپ کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ میاں سر فضل حسین مدت مدید تک اس ایوان کے کامیاب لیڈر رہے ہیں۔ آپ نظم و نسق کے معاملات میں بے حد تجربہ کار اور نہایت دور اندیش سیاستدان تھے۔ آپ کی وفات نے ہندوستان کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اس کے بعد متعدد ارکان نے اپنی تقریروں میں آپ کی بے مثال قابلیت۔ تدبر اور شاندار قومی و ملکی خدمات کا اعتراف کیا۔ سر مانک جی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ میاں سر فضل حسین کی وفات سے ہندوستان ایک بہت بڑے لیڈر اور حکومت برطانیہ ایک بہت بڑے دوست سے محروم ہو گئی ہے۔

میرپور (نادیا) ۱۲ ستمبر۔ یہاں رات کے ۸ بج کر ۳ منٹ پر زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ جو ۲ سیکنڈ تک جاری رہا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ روزنامہ "مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار حیرت انگیز اطلاع دیتا ہے۔ کہ ہسپانیہ کے باغی ہسپانوی مراکش کے مُوروں کے زبردست انقلاب کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ متعدد افسروں کو جنہوں نے ریف کی جنگ آزادی کے سلسلہ میں غازی محمد بن عبدالکریم کے ماتحت کام کیا تھا۔ اور حکومت فرانس نے انہیں فرانسیسی علاقہ میں قید کر رکھا ہے۔ معافی دے کر آزاد کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تمام "نزدیک" مراکش کی طرف جا رہے ہیں۔ تاکہ ہسپانوی باغیوں کے خلاف جنگ کر سکیں۔

الہ آباد ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ہندوستان کی تمام کانگرس کمیٹیوں کے نام اپیل کی ہے کہ وہ فلسطین میں حکومت کی متشددانہ حکمت عملی کی مذمت اور عربوں کی ہمدردی کے لئے ۲۷ ستمبر کو یوم فلسطین منائیں۔ آپ نے اس اپیل میں کہا ہے کہ اس دن صرف فلسطین کے عربوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ملوکیت پرستانہ نظام کے خلاف جنگ کرنے کا مصمم ارادہ کیا جائے گا۔

لزبن ۱۲ ستمبر۔ باغیوں نے یہ اطلاع براڈ کاسٹ کی ہے کہ جرنیل مولا نے بلباؤ کے باشندوں کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ ۱۵ ستمبر تک اطاعت قبول کر لو۔ ورنہ نتائج کی ذمہ داری تم پر ہو گی۔

ہوانا ۱۲ ستمبر ہوانا میں ایک اخبار کے دفتر کے سامنے ایک بم پھٹ گیا۔ جس کی وجہ سے ۳ آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے معلوم ہوا ہے کہ بم میں ایک ہزار ڈائنامیٹ کے کارتوس تھے۔ بم پھٹنے سے دفاتر۔ اور گرجے کی عمارت کو زبردست نقصان پہنچا۔

برسلز ۱۲ ستمبر۔ حکومت بیلجیم کا تختہ الٹنے اور بیلجیم میں سوشلسٹ انقلاب برپا کرنے کی ایک زبردست سازش پکڑی گئی ہے۔ سازش کنندگان کا مقصد یہ تھا۔ کہ مزدوروں کو مسلح کر کے انقلاب برپا کیا جائے۔ پولیس نے انقلاب پسند سوشلسٹوں کے دفاتر پر چھاپے مارے اور اسلحہ برآمد کئے۔ علاوہ ازیں ایسی دستاویزیں بھی پائی گئی ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کے مختلف صوبوں کے مزدوروں کے نام اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مسلح کریں۔

ماسکو ۱۲ ستمبر ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں عدم مداخلت کے لئے فرانس زبردست کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جرمنی برطانیہ۔ اطالیہ۔ ہنگری۔ آسٹریا۔ بیلجیم روس۔ پرتگال اور دوسری سلطنتوں نے مشروط اور غیر مشروط طور پر اس خانہ جنگی سے علیحدہ رہنے کا اعلان کر دیا تھا۔ لیکن رائیٹر کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک روسی جہاز ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کی امداد کے لئے دو ہزار ٹن سامان خورد و نوش لے کر روانہ ہو گیا ہے۔

شنگھائی ۱۲ ستمبر۔ جاپانی بحری بیڑہ کی چند آبدوز کشتیاں دو تباہ کن کشتیوں کی معیت میں شنگھائی سے ہانگ کانگ روانہ ہو گئی ہیں۔

شملہ ۱۲ ستمبر۔ آج اسمبلی میں ہز ایکسیلنسی کی تقریر کے موقع پر اسمبلی کی کانگرسی پارٹی ایوان سے غیر حاضر رہی۔

گورداسپور ۱۲ ستمبر۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت سے مولوی حبیب الرحمٰن کے لڑکے خلیل الرحمٰن کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں ۱۸ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے اسے سی کلاس میں رکھا جائے گا۔

میڈرڈ ۱۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ہسپانوی باغی فوج کے سپہ سالار جرنیل فرینکو نے ایک مقتدر مراکشی سردار کو گرفتار کر لیا اس پر مراکشی سردار کے ۳۰ ہزار ساتھی اور ہزارہا دیگر مراکشی عربوں نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر ان کے قائد اعظم کو غیر مشروط طور پر رہا نہ کیا گیا۔ تو وہ مراکش کے ہسپانوی باغیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں گے۔

جنیوا ۱۲ ستمبر۔ اس اطلاع سے یہاں سنسنی پھیل گئی۔ کہ سابق شاہ حبش نے طیارہ کے ذریعہ یہاں آنے کا فیصلہ کیا ہے کہ حبشہ کے حق نمائندگی کی تائید کر سکیں۔ مسٹر ایڈن سٹنوف اور ڈیلبوس نے دیر تک وفد حبش کی موجودگی میں گفتگو کی۔ صدر اسمبلی نے نمائندگان حبش کو اجلاس میں شریک ہونے کی اجازت دیدی۔ اور ایک کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا۔ جس میں پیرو۔ برطانیہ۔ فرانس روس۔ ہالینڈ۔ زیکوسلاویہ۔ یونان۔ نیوزی لینڈ اور ترکی کے نمائندے شامل ہوں گے۔ کمیٹی اس مسئلہ کے متعلق اپنی سفارش پیش کرے گی۔ فیصلہ اسمبلی کے اختیار میں ہو گا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ کل برطانیہ سے دو مزید فوجی دستے فلسطین کو روانہ ہوں گے۔

لزبن ایک مقامی اخبار لکھتا ہے کہ میڈرڈ کے اردگرد نہایت مضبوط مورچے قائم کئے جا رہے ہیں۔ خندقیں کھودی جا چکی ہیں۔ کئی مورچے زمین دوز ہیں۔ چھوٹے چھوٹے قلعے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ سب سے زیادہ خوفناک معرکہ میڈرڈ کے اندرونی حصہ کو بالکل تباہ کر دیتا ہو گا۔ اس لئے شہر کے تمام اہم مراکز میں مضبوط اور بڑی بڑی عمارتیں فوجی قلعوں میں بدل دی گئی ہیں۔

میڈرڈ ۱۲ ستمبر۔ القصر کے باہر دن بھر خونریز جنگ ہوتی رہی۔ باغی بدستور ڈٹ کر لڑ رہے ہیں۔ سرکاری فوج کی کمک ابھی ٹولیڈو سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ حملہ آوروں نے القصر کی دیواروں سے پھاند کر اندر جانے کی کوشش کی۔ دیواروں پر سے بم بھی پھینکے۔ لیکن باغی محصورین نے بندوقوں اور مشین گنوں کی باڑھ مار کر انہیں پسپا کر دیا۔ تاہم سرکاری فوج نے کافی نقصان کے بعد چند اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

جنیوا ۱۲ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ شاہ نجاشی آج ½۵ بجے شام بذریعہ ہوائی جہاز جنیوا پہنچے۔ ہوائی مستقر پر سینکڑوں اخبار نویس فوٹوگرافر اور پولیس کے آدمی جمع تھے۔ وہ موٹر میں بیٹھ کر سیدھے ہوٹل چلے گئے۔

امرتسر ۱۲ ستمبر گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۴ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۴ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۴ آنے ہے

لاہور ۱۲ ستمبر حکومت پنجاب نے اعلان شائع کیا ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو اجازت نہیں۔ کہ وہ ذیل کے مقاصد کے پیش نظر صوبائی مجلس قانون ساز کے کسی رکن سے ملاقات کرے (۱) وہ اس سے مل کر اپنی ملازمت کے کوائف یا اس محکمانہ کارروائی کے متعلق جو اس کے خلاف ہوئی مجلس قانون ساز میں کوئی سوال ریزولیوشن یا تحریک پیش کرانا چاہتا ہو۔ (۲) کسی ایسی چیز کے متعلق اس کی اعانت کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے حکومت کو پریشان کیا جا سکتا ہے

کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ اخبار "فارورڈ" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کی تقریب تاج پوشی پر سیاسی قیدیوں کی رہائی کا پورا پورا امکان ہے۔ جہاں تک بنگال کا تعلق ہے۔ ۲۰ کے قریب نظر بند کے سوا جنہیں ناقابل اصلاح خیال کیا جاتا ہے کہ باقی سب نظر بند رہا کر دئے جائیں گے

مہرپور (نادیا) ۱۲ ستمبر بنگال کے متعدد دریاؤں میں زبردست طغیانی آ گئی ہے طغیانی کی وجہ یہ ہے کہ چند روز سے تمام سب ڈویژن میں شدید بارش ہوتی رہی اور متعدد امکانات

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی